السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا آدمی اپنی بیٹی یا بہن کے مہر کے عوض نکاح کرسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کی بیٹی یا بہن کا مہر اس عورت کا اپنا حق ہے، ہاں اگر کوئی عورت اپنا سارا مہر یا اس کا کچھ حصہ اپنی رضامندی اور اختیار سے اسے ہبہ کر دے اور اس کا یہ عمل شرعا معتبر بھی ہو تو وہ ایسا کر سکتی ہے، اور اگر وہ اپنا مہر اسے نہ دے تو اس کا اس سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے صرف باپ اپنی بیٹی کے حق مہر سے اتنا سا لے سکتا ہے جو بیٹی کے لیے ضرر رساں نہ ہو اور نہ وہ کسی سے امتیازی سلوک کرے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُم مِنْ كَسْبِكُمْ، وَاِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ) (رواہ الترمذی فی الاحکام باب 22 والنسائی فی کتاب البیوع باب 1 واحمد 6 162 وابن ماجہ فی کتاب التجارات باب 64)

''سب سے پاکیزہ مال جو تم کھاتے ہو وہ تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی سے ہے۔'' دارالافتاء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

نکاح، صفحہ: 179

محدث فتویٰ